سیدھے راستے کی پہچان

سید ریاض حسین شاہ

سیدھے راستے کی پہچان

سلسلہ وار خطبات

(2)

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ، خیابان سرسید راولپنڈی فون:0322-4301986

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن حکیم میں یہ فرمایا گیا:

وَّاتَّبِعۡ سَبِيۡلَ مَنۡ اَنَابَ اِلَیَّ

''اور پیروی کرو اس شخص کی راہ کی جس کی انابت میری طرف ہو''۔ (سورۂ لقمان:15)

عقیدہ، عمل صالح اور روحانیت عظیم سرمایہ ہے۔ مسلمانوں کو ہمہ وقت ان کی جستجو اور حصول کی فکر رکھنی چاہئے۔ بزرگ فرماتے ہیں: ''زندگی جیسے خود زندگی کی نشوونما کرتی ہے ایسے ہی زندگی زندگی کو کھاتی ہے''۔ ہمیں انتشار اور بے چینی کی فضا سے نکلنے کے لئے اسلام کا اصل الاصیل قالب تلاش کرنا چاہئے۔ عصرِ رسالت میں ہماری حیثیت ''بنیان مرصوص'' کی رہی۔ زندگی کے مختلف ہنگامے عروج پر ہونے کے باوجود ہم ایک اُمت شمار ہوتے رہے۔ ہماری ترقی واقعۃً وحی ربانی کے مرکز کے گرداگرد گھومتی رہی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں رسومِ ناقصہ کی دلدل سے نکالا اور ایسا عظیم معیار دیا جس کے ہوتے ہوئے کلامی نکتہ سنجیاں سر اٹھانے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھیں۔ اہل بیت اطہار علیہم السلام اور صحابہ رضی اللہ عنہم قرآن سے کٹنے کا سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ آج ہم مصیبت یہ ہے کہ اپنے وجود کی مٹی کو بھاری کرتے جا رہے ہیں اور وحی ربّانی کا وزن کم کرتے جا رہے ہیں۔ ہمیں تین چیزیں فراموش نہیں کرنی چاہئیں:

(ا) رسولی نسبتوں کی تلاش

(ب) محبت اور پیار بھری اقدار کا احیا

(ج) اور پُرخلوص عمل کی روحانیت

بیدم وارثی نے کہا:

یہی تقویٰ ہے یہی زہد یہی حسنِ عمل
کوئی سرمایہ نہیں تیری محبت کے سوا

اسی مضمون کو انہوں نے یوں موزوں کیا:

میں عشق کے کوچہ سے کہیں جا نہیں سکتا
ایک مرشد کامل کی دعا میرے لئے ہے

وہ لوگ جو قرآن سے وابستگی، قرآن سے محبت اور قرآنی فکر کے احیا کو اپنی منزل بنا لیتے ہیں اللہ کی رضا انہی کو ملتی ہے یہ خزانہ ایسا خزانہ ہے جس کے سامنے ارض وسما کی ہر نعمت ہیچ ہے۔

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی:

''بیٹا! تم میں سے ہر ایک میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ علم کا حصول زندگی کے ہر حصہ میں لازم اور ضروری سمجھنا۔ علم ایسا پھول ہے جس کے ساتھ حسد کے کانٹے مقاصد حیات کا دامن فگار کر کے رکھ دیتے ہیں۔ کامیاب علماء وہی ہوتے ہیں جو علم سے عقل اور حکمت کو بیدار کر لیتے ہیں۔ نوری علم طبائع میں عاجزی پیدا کرتا ہے اور جوھرِ حقیقی علم کی آمیزش کے ساتھ چوکیدار بن جاتا ہے۔

معیشت اور معاشرت کی اصلاح ایک بھاری، قیمتی اور ضروری چیز ہے۔ دین سے بے التفاتی اور تغافل خطرہ ہی خطرہ ہے۔

نعمت کا قانون یہ ہے کہ ایک آتی ہے تو دوسری چلی جاتی ہے۔ بڑی اور طولانی اُمیدیں انسان کو نفسیاتی کھلونا بنا دیتی ہیں۔

کتنے ہی دولت مند گذرے ہیں جنہوں نے اپنی دولت سے کچھ کھایا نہیں ہے اور کتنے ہی بدقسمت لوگ بغیر انتفاع دولت کو چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں''۔

ہم سب لوگوں کو ماحول سازی اور ایمانی معاشرت بنانے کے لئے میلانات، رجحانات، احساسات اور جذبات کو پاکیزہ بنا کر اپنے قالب میں اتارنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے وجودوں میں بے پناہ قوتیں رکھی ہے جن کے ذریعے ہم خالق اکبر کی منشا پوری کر سکتے ہیں۔

ظفر علی خان نے اپنے ایک خطبے میں کہا تھا:

''اصلاح کی خوشبو وہ شخص ہرگز نہیں سونگھ سکتا جو اپنے دیکھنے کی قوت، سننے کی قوت، سونگھنے کی طاقت، چھونے کی قوت اور زبان کو اطاعت رسول کا رنگ نہیں دے لیتا''۔

اصلاح کی پہلی ضرورت یہ ہے کہ ہم اپنی فکری اور شعوری زندگی کی اصلاح کریں اور ہم سوچیں کہ ہم مسلمان ہیں، ہماری رہنمائی کا وسیلہ اللہ کے رسول اور قرآن ہیں، ہم اپنی ایمانی، عقلی، اعتقادی اور فکری زندگی کو درست کر کے عروج کے زینے طے کر سکتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایمان کا ذائقہ اُس نے چکھا جو اللہ کے رب اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسول اور اسلام کے دین

ہونے پر راضی ہو گیا''۔

کیا یہ عجیب اور حیرت انگیز بات نہیں کہ عصر رواں میں جو ''کرونا'' کا چکر چل رہا ہے۔ہم اسے قرآن مجید کی اس آیت کی روشنی میں سمجھ سکتے ہیں جس میں قرآن کو جملہ اعتقادی اور فکری بیماریوں کے لئے شفا قرار دیا:

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَ لَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا

''اور ہم قرآن سے وہ چیزیں نازل کرتے ہیں جو شفا
اور رحمت ہیں ایمان والوں کے لئے وہ ظالموں کے
لئے نہیں بڑھاتا مگر خسارہ''۔(سورۂ بنی اسرائیل:82)

اصلاح کی دوسری ضرورت یہ کہ ہم اپنے آپ کو صحیح کرنے کی کوشش کریں۔ماحول میں ہر وہ چیز داخل ہوتی ہے جو انسانی زندگی پر کسی نہ کسی طریقے سے اثر انداز ہو۔ماحول کی قباحتوں سے بچنے کے لئے مصطفوی اسوہ کی ہمہ دم جستجو کرنا ضروری ہے۔صحبت کا ٹھیک ہونا انسان کو بنا سکتا ہے۔

صحبتِ صالح ترا صالح کند
صحبتِ طالح ترا طالح کند

تیسری چیز اُستاد اور مرشد کامل کی تلاش ہے۔اگر چھوٹا سا چھوٹا کام بھی بغیر اُستاد کے نہیں ہو سکتا تو دل اور بدن کی اصلاح بغیر مرشد کے کیسے ممکن ہو سکتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ
الْوَسِيْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

''اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے اور ڈھونڈو اس کی
طرف وسیلہ اور جہاد کرو اس کی راہ میں تاکہ تم
کامیاب ہو''۔ (سورۂ المائدہ:35)

''اسلام'' کو سمجھنے کے لئے استاد اور مرشد کا ہونا اس لئے بھی ضروری ہے کہ ہمارے اس دور میں لوگ عقیدے میں دو انتہاؤں پر پہنچ گئے ہیں۔ بعض وہ ہیں جو بدعات، رسوم ناقصہ اور خرافات کے طوفاں میں بہہ رہے ہیں ہم نے تو کبھی سوچا ہی نہ تھا کہ لوگ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدہ زہرا بتول سلام اللہ علیہا کے خود کو وکیل، حریف یا نقیب سمجھنے لگ جائیں گے اور دوسری طرف بعض ایسے مفکرین کی جلوہ گری ہو رہی ہے، جو اسلام کو دین محمدی کہنے پر بھی آلودگی کا فتوی دیتے ہیں۔ اصل میں محتاط، کامل پڑھا لکھا، باعمل اور دردمند مرشد انسان کو اعتدال کی راہ چلاتا ہے۔ وہ عبودیت اور عبدیت کا مفہوم صحیح سمجھتا ہے اور اپنے تلامذہ، شاگردوں اور مریدوں کو اس راہ چلاتا ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی خوشبو اور قرآن کا جلوہ ہوتا ہے۔ ایک معتدل آدمی ہی آسانیوں اور مشکلات کے حل کی حکمتیں جانتا ہے، وہ نئے پیدا ہونے والے حالات میں دین کے ماحول میں رہنا اپنی بصیرت کے لئے آزمائش تصور کرتا ہے۔

ایک اور چیز جس کا سمجھنا ضروری ہے کہ آرزوئیں اور خواہشات جو درست منزل کے بغیر نفس ذہن میں ابھریں ان کی تحدید از حد ضروری ہوتی ہے۔ ضروریات کے تحت خواہشات کی تکمیل حلال اور جائز کے دائرے میں ثواب ہوتا ہے وگرنہ خواہشات کا تانا بانا انسان کو غافل اور سست بنا دیتا ہے کم از کم میں اتنا ضرور کہوں گا کہ مسلمان غافل اور سست نہیں ہوتا۔

سمجھنے کے لئے ایک اور چیز کی طرف توجہ دینا بھی اہم ہے، خواہشات جس وقت بڑھ کر عیش و عشرت کو جا پہنچتی ہیں یا یہ جن خواہشات کا پورا کرنا معاشرے یا مذہب کی نگاہ میں گناہ ہوتا ہے وہ ذہن میں خوفناک قسم کی الجھنیں پیدا کرنے کا سبب بنتی ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ خواہشات کی تحدید اللہ کے فضل اور قوت ارادی ہی سے ممکن ہوتی ہے وگرنہ انسان الجھنوں کے بحرِ ظلمات میں ڈوبتا ہی چلا جاتا ہے۔

اکثر و بیشتر یہی ہوتا ہے کہ ایسا انسان پانچ قسم کی لغزشوں کے دباؤ میں آجاتا ہے:

(ا) اللہ تعالیٰ سے مسلسل دوری اور عبادت کی لذت سے محروم ہو جانا

(۲) زندگی کی حقیقی اقدار سے محرومی کی وجہ سے ہر وقت خیالی پلاؤ پکانے کی مشق کرتے رہنا

(۳) معاشرتی حقوق کی عدم ادائیگی

(۴) تغافل اور سستی کا لیل ونہار کو لپیٹ میں لے لینا

(۵) چڑچڑاپن اور بداخلاقی کے نتیجے میں روحانی لذتوں سے دوری

حضرۃ الامام باقر رضی اللہ عنہ اکثر یہ نصیحت فرماتے تھے:

''اللہ کی نعمتوں کو کم تصور نہ کرو اور ہر نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرو۔ جب تم کسی مصیبت میں گرفتار ہو جاؤ تو لاحول پڑھ کر اللہ کی رحمت کے حصار میں پناہ لو اور جب روزی تنگ ہو تو استغفار کرو۔

لوگو! اللہ کی رضا خدا کی اور اس کے رسول کی اطاعت میں ہے لہٰذا اطاعت کو حقیر نہ جانو اللہ کی ناراضگی معصیت میں ہے اس لئے کسی گناہ کو معمولی مت جانو اور انسانوں کو حقیر نہ جانو بلکہ انہیں فائدہ پہنچاؤ اور نقصان سے بچاؤ۔

اسلام کی ترویج نیت، کوشش اور دانائی کے ساتھ باندھ دی گئی ہے۔ میں تم سب کے لئے حسنِ عاقبت کی دعا مانگتا ہوں''۔

حرف حرف دھڑکتا ہوا، لفظ لفظ بولتا ہوا، بات بات من میں اترتی ہوئی

علامہ سید ریاض حسین شاہ

کی فکرِ قرآن سے منور اور عشق رسول ﷺ میں ڈوبی ہوئی
روح پرور انقلاب انگیز تصانیف خود پڑھیئے دوسروں کو پڑھایئے

اُجالے حدیث کے	حضور ﷺ کی باتوں کا جھلملاتا نور
نقوشِ صحبت	حضور ﷺ کی صحبت میں رہنے والوں کا واقعاتی مرقعہ
سنابلِ نور	مرشد الکریم حضرت لالہ جی محمد جمشید قدس سرہٗ العزیز کی محافلِ نور کی حکایات مہر و محبت
معجم اصطلاحات	علمی اور فنی اصطلاحات کا نادر مجموعہ
کوثرِ رحمت	زندگی کے حسن کو نکھارنے والا اعجالہ نافعہ
آتشِ حروف	مسلمانوں کے عروج کے لیے تڑپتے دلوں کی صدا
سوچوں کی بارات	مسلمانوں کے عروج کے لیے تڑپنے کی ایک تڑپ، چشمۂ رحمت سے فیض یاب کرنے کی ایک تڑپ — ذہنوں میں رینگتے خیالات کو چشمۂ رحمت سے فیض یاب کرنے کی ایک تڑپ
صبحِ زندگی	اخلاقی اور روحانی زوال کی مہیب تاریکیوں میں ملت اسلامیہ کے لیے حیاتِ جاوداں کا پیغام
لوح و قلم تیرے ہیں	اسلامی انقلاب کے لیے سلگتے جذبوں کا تحریری اظہار
صفیرِ انقلاب	خواب غفلت میں ڈوبے ہوئے افرادِ ملت کے لیے دعوتِ عمل
پروقار محبت عزت نواز عشق	حُبّ رسول ﷺ کی جاں نواز کیفیات کی ایمان افروز تفصیل
سراغِ زندگی	فلسفۂ عبادت پر ایک منفرد تحریر
حقیقتِ تقویٰ	تقویٰ کی کیفیتوں اور تقاضوں پر مشتمل ایک حسین تصنیف
میلاد النبی ﷺ بیان و برکت	علامہ ابن جوزی محدث کی مشہور کتاب "بیان المیلاد النبویؐ" کا سلیس اردو ترجمہ

تذکرہ

مفاہیم قرآن	صحیفۂ نور قرآن کریم کا عام فہم، حکمت افروز، سادہ اور منفرد اسلوب میں ترجمہ
	قرآن مجید کے مضامین کی رکوعاتی تلخیص
تبصرہ سورۂ فاتحہ	سورۂ فاتحہ کی روحانی، علمی اور تحریکی تعبیرات ایک منفرد تفسیری سوغات
تبصرہ سورۂ یٰسین	عشق و مستی میں ڈوبی ہوئی ایک تحریری دستاویز اور رحمت و رنگ کا ایک جلوہ
تبصرہ سورۂ یوسف	تحریکی، تنظیمی، تاریخی اور دعوتی اظہارات کا بے مثل گنجینہ
تبصرہ (سورۂ ملک سے سورۂ مدثر تک)	سیرت و اسوہ کے ہفت رنگ اور تاریخ و دعوت کی احسن تعبیرات
تبصرہ (قرآن مجید کی آخری چالیس سورتیں)	سائنسی، تکنیکی، فکری اور اخروی زندگی کی توضیحاتی تصویر

Path to Eternity
Philosophy of Taqwa
Dignified Love That Glorifies

★ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ★ مصعب الخیر رضی اللہ عنہ ★ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ
★ صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ ★ بلال حبشی رضی اللہ عنہ ★ ابودردا رضی اللہ عنہ
★ سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ ★ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ★ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ

★ فضائل شعبان ★ کہکشاں چومتی ہے ★ عقیدہ ختم نبوت ★ خواتین دین کا کام کیسے کریں؟
★ فکرِ شباب ★ اپنے مسلک کا پاسبان ہوجا ★ تیرے نام پہ دو جہاں فدا ★ حسن السمت
★ بار امانت ★ معیارِ عمل

یادیں اور باتیں	شاہ جی کی ہنستی مسکراتی زندگی پر حافظ محمد قاسم کی تحریری سوغات
جواب اس کا یہ ہے	شاہ جی کے اخباری انٹرویوز کا مجموعہ
جمالِ تقریبات	شاہ جی کے تقریباتی اظہارات، محسوس حاضریوں کے دلآویز انشایئے
جمالِ مراسلات	شاہ جی کے تنظیمی، تحریکی اور دعوتی خطوط
جمالِ گفتگو	چھوٹی محافل میں بڑی باتوں کی تصویر کشی، ڈاکٹر منظور کی ایک کوشش

کتب حاصل کرنے کے لئے رابطہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ، خیابان سر سید، سیکٹر III، راولپنڈی۔ 0300-5141965
اتفاق اسلامک سنٹر، H بلاک، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 0322-4301986
ادارہ تعلیمات اسلامیہ، W بلاک، مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد۔ 041-8713691

Website:
www.daleelerah.info
E-mail:
aims58@gmail.com